نواصبِ مضارع

۱ : ۴۲ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ جن میں سے صرف بعض اہم وجوہ کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ نوٹ کیجئے کہ چار حروف فعل مضارع کے "ناصب" کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ اگر مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع منصوب ہو جاتا ہے۔ وہ چار حروف یہ ہیں۔ (۱) لَنْ (۲) اَنْ (۳) اِذَنْ (جو قرآن کریم میں اِذًا لکھا جاتا ہے) اور (۴) کَیْ۔ اب ہم ان سب پر الگ الگ بات کر کے ان حروف سے پیدا ہونے والی لفظی اور معنوی تبدیلیوں کا بیان کریں گے۔ البتہ آپ یہ یاد رکھیں کہ اصل نواصب یہی چار حروف ہیں۔ چونکہ ان میں سے زیادہ کثیر الاستعمال "لَنْ" ہے اس لئے پہلے اس پر بات کرتے ہیں۔

۲ : ۴۲ حرف "لَنْ" کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں مگر مضارع پر "لَنْ" داخل ہونے سے اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی آتی ہے۔ اولاً یہ کہ اس میں زوردار نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ اس کے معنی زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ یعنی لَنْ یَّفْعَلَ کا ترجمہ ہوگا (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ "لَنْ" کے معنی ایک طرح سے "ہرگز نہیں ہوگا کہ"....ہوتے ہیں —— اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع منصوب بِلَنْ (بِ+لَنْ=لَنْ کے ساتھ) کی گردان دے رہے ہیں۔ تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ایک دفعہ پھر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

مضارع مرفوع	مضارع منصوب بِلَنْ
یَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَنْ یَّفْعَلَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)
یَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	لَنْ یَّفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)
یَفْعَلُوْنَ (وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	لَنْ یَّفْعَلُوْا (وہ سب مرد ہرگز نہیں کریں گے)

مضارع منصوب	مضارع مرفوع
لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	تَفْعَلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلاَ (وہ دو عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)	تَفْعَلاَنِ (وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)
لَنْ يَّفْعَلْنَ (وہ عورتیں ہرگز نہیں کریں گی)	يَفْعَلْنَ (وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی)

لَنْ تَفْعَلَ (تو ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا)	تَفْعَلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)
لَنْ تَفْعَلاَ (تم دو مرد ہرگز نہیں کرو گے)	تَفْعَلاَنِ (تم دو مرد کرتے ہو یا کرو گے)
لَنْ تَفْعَلُوْا (تم سب مرد ہرگز نہیں کرو گے)	تَفْعَلُوْنَ (تم سب مرد کرتے ہو یا کرے گے)

لَنْ تَفْعَلِيْ (تو ایک عورت ہرگز نہیں کرے گی)	تَفْعَلِيْنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)
لَنْ تَفْعَلاَ (تم دو عورتیں ہرگز نہیں کرو گی)	تَفْعَلاَنِ (تم دو عورتیں کرتی ہو یا کرو گی)
لَنْ تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں ہرگز نہیں کرو گی)	تَفْعَلْنَ (تم سب عورتیں کرتی ہو یا کرو گی)

لَنْ اَفْعَلَ (میں ہرگز نہیں کروں گا/گی)	اَفْعَلُ (میں کرتا/کرتی ہوں یا کروں گا/گی)
لَنْ نَّفْعَلَ (ہم ہرگز نہیں کریں گے/گی)	نَفْعَلُ (ہم کرتے/کرتی ہیں یا کریں گے/گی)

۳ : ۴۲ امید ہے کہ مذکورہ گردانوں میں آپ نے نوٹ کرلیا ہوگا (۱) لام کلمہ کے ضمہ (پیش) والے صیغوں میں اب فتحہ (زبر) آگئی (۲) جمع مونث کے دونوں صیغوں نے تبدیلی قبول نہیں کی اور ان کے نون نسوہ برقرار رہے۔ جبکہ (۳) باقی سات صیغوں سے ان کے نون اعرابی گر گئے۔ یہاں ایک اور اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جمع مذکر سالم کے دونوں صیغوں سے جب نون اعرابی گرتا ہے (یعنی مضارع منصوب یا مجزوم میں) تو ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔ یہ الف پڑھا نہیں جاتا صرف لکھا جاتا ہے۔ یعنی يَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ سے نون اعرابی گرنے کے

بعد انہیں یَفْعَلُوْ اور تَفْعَلُوْ ہونا چاہئے تھا لیکن ان کے آگے ایک الف کا اضافہ کر کے یَفْعَلُوْا اور تَفْعَلُوْا لکھا جاتا ہے۔

۴ : ۴۲ یہی قاعدہ فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب (فَعَلُوْا) کا بھی تھا۔ جمع مذکر کے ان سب صیغوں میں آنے والی واؤ کو "وَاوُ الْجَمْعِ" کہتے ہیں۔ نوٹ کر لیں کہ اگر واو الجمع والے صیغۂ فعل (ماضی یا مضارع منصوب و مجزوم) کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول بن کر آئے تو یہ الف نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً ضَرَبُوْهُ (ان سب مردوں نے اسے مارا)۔ اسی طرح لَنْ یَّنْصُرُوْهُ (وہ سب مرد اس کی ہرگز مدد نہیں کریں گے)۔

۵ : ۴۲ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ واوَ الجمع کے آگے ایک زائد الف لکھنے کا قاعدہ صرف افعال میں جمع مذکر کے صیغوں کے لئے ہے۔ کسی اسم کے جمع مذکر سالم سے بھی ـــــ جب وہ مضاف بنتا ہے ـــــ نون اعرابی گرتا ہے لیکن وہاں الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ یعنی مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْ ہوگا۔ جیسے مُسْلِمُوْ مَدِیْنَةٍ (کسی شہر کے مسلمان)۔ اسی طرح صَالِحُوْنَ سے صَالِحُوْ ہوگا۔ جیسے صَالِحُو الْمَدِیْنَةِ (مدینہ کے نیک لوگ) وغیرہ۔

۶ : ۴۲ لَنْ کے علاوہ باقی تین نواصب مضارع (جو شروع میں دیئے گئے ہیں) بھی جب مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسے نصب دیتے ہیں اور اس کے مختلف صیغوں میں اوپر بیان کردہ تبدیلیاں لاتے ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ بھی مضارع کی گردان اسی طرح ہوگی جیسے لَنْ کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اب آپ ان حروف کے معانی اور مضارع کے ساتھ ان کے استعمال سے پیدا ہونے والی معنوی تبدیلی کو سمجھ لیں۔

۷ : ۴۲ حرف اَنْ (کہ) کسی فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے)۔ جبکہ حرف اِذَنْ (تب تو، پھر تو) ـــــ جو قرآن میں اِذًا لکھا جاتا ہے ـــــ سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردعمل اِذَنْ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یعنی اِذَنْ یَنْجَحَ (پھر تو وہ کامیاب ہوگا) یا اِذَنْ تَفْرَحُوْا (تب تو تم سب خوش ہو

جاؤ گے) وغیرہ سے قبل کوئی جملہ تھا جس کا نتیجہ یا ردعمل اِذَنْ کے بعد آیا ہے۔ اور آخری حرف کَیْ (تاکہ) بھی کسی فعل کے بعد آتا ہے اور اس فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔ مثلاً اَقْرَءُ الْقُرْآنَ کَیْ اَفْهَمَهٗ (میں قرآن پڑھتا ہوں تاکہ میں اسے سمجھوں) وغیرہ۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ اصل نواصب مضارع تو مذکورہ بالا یہی چار حروف ہیں۔ ان کے علاوہ جو دو حروف ناصب ہیں' دراصل ان کے ساتھ مذکورہ چار نواصب میں سے کوئی ایک "مُقَدَّرْ" (یعنی خود بخود موجود یا Understood) ہوتا ہے۔ وہ دو حروف یہ ہیں : (۱) "لِ" (تاکہ) اور (۲) "حتّٰی" (یہاں تک کہ)۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۴۲ : ۸ "لِ" کو لام کَیْ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ کَیْ (تاکہ) کا ہی کام دیتا ہے۔ معنی کے لحاظ سے بھی اور مضارع کو منصوب کرنے کے لحاظ سے بھی۔ جیسے مَنَحْتُكِ كِتَابًا لِتَقْرَئِیْ (میں نے تجھ عورت کو ایک کتاب دی تاکہ تو پڑھے)۔ نوٹ کرلیں کہ "لِ"۔ "کَیْ" اور "لِکَیْ" ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

۴۲ : ۹ بعض دفعہ "لِ"۔ "اَنْ" کے ساتھ مل کر بصورت "لِاَنْ" (تاکہ) بھی استعمال ہوتا ہے۔ "لِاَنْ" عموماً مضارع منفی سے پہلے آتا ہے اور اس صورت میں "لِاَنْ لَا" کو "لِئَلاَّ" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ مثلاً مَنَحْتُكَ كِتَابًا لِئَلاَّ تَجْهَلَ (میں نے تجھ کو ایک کتاب دی تاکہ تو جاہل نہ رہے)۔

۴۲ : ۱۰ اس طرح کا دوسرا ناصب مضارع "حتّٰی" ہے۔ یہ بھی دراصل "حتّٰی اَنْ" (یہاں تک کہ) ہوتا ہے جس میں اَنْ محذوف (غیر مذکور) ہو جاتا ہے اور صرف "حتّٰی" استعمال ہوتا ہے لیکن مضارع کو نصب اسی محذوف اَنْ کی وجہ سے آتی ہے۔ جیسے حتّٰی یَفْرَحَ (یہاں تک کہ وہ خوش ہو جائے)۔ نوٹ کرلیں کہ حتّٰی کا استعمال بھی اِذَنْ اور کَیْ کی طرح ایک سابقہ جملہ کے بعد آنے والے جملے میں ہوتا ہے کیونکہ یہ شروع میں نہیں آسکتے۔ ناصب مضارع ہونے کے علاوہ بھی "حتّٰی" کے کچھ اور استعمالات ہیں جو آپ آگے چل کر پڑھیں گے (ان شاء اللہ)

ذخیرۂ الفاظ

اَذِنَ(س) = اجازت دینا	اَمَرَ(ن) = حکم دینا
بَرِحَ(س) = ٹلنا۔ ہٹنا	قَرَعَ(ف) = کھٹکھٹانا
بَلَغَ(ن) = پہنچنا	ذَبَحَ(ف) = ذبح کرنا
حَزَنَ(ن) = غمگین کرنا	حَزِنَ(س) = غمگین ہونا
لَعِقَ(س) = چاٹنا	نَفَعَ(ف) = فائدہ دینا
مَجْدٌ = بزرگی	اَعُوْذُ = میں پناہ مانگتا ہوں

مشق نمبر ۴۱ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں :

(۱) لَنْ يَّكْتُبَ (۲) اَنْ يَّضْرِبَ (۳) لِيَفْهَمَ

مشق نمبر ۴۱ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں : (نمبر۵ تا ۷ مِنَ الْقُرْآنِ ہیں)

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ

(۲) لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ كَيْ يَنْفَعَكَ

(۳) كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا

(۴) اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ

(مِنَ الْقُرْاٰنِ)

(۵) قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

(۶) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ

(۷) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَاللّٰہَ

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) میں آج ہرگز قہوہ نہیں پیوں گی۔
(۲) اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ (سب) اس کی عبادت کریں۔
(۳) ہم قرآن پڑھتے ہیں تاکہ اس کو سمجھیں۔
(۴) وہ دونوں ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو۔
(۵) تم دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے تو اس نے تمہارے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ تم غمگین نہ ہو۔

مضارع مجزوم

۱ : ۴۳ گزشتہ سبق میں ہم بعض ایسے حروفِ عاملہ کا مطالعہ کر چکے ہیں جو مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے بعض ایسے "عوامل" کا مطالعہ کرنا ہے جو مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ایسے حروف واسماء کو "جَوَازِم مضارع" کہتے ہیں جو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صرف ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

۲ : ۴۳ صرف ایک فعل کو جزم دینے والے حروف بھی نواصب کی طرح اصلاً تو چار ہی ہیں۔ یعنی (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لِ (جسے "لام امر" کہتے ہیں) اور (۴) لَا (جسے "لائے نہی" کہتے ہیں)۔ جبکہ دو فعلوں کو جزم دینے والا اہم ترین حرف جازم تو "اِنْ" (اگر) شرطیہ ہے البتہ بعض اسماء استفہام مثلاً مَنْ، مَا، مَتٰی، اَیْنَ، اَیَّانَ، اَیٌّ وغیرہ بھی مضارع کے دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔ اور اس وقت ان کو بھی "اَسماءُ الشرط" کہتے ہیں۔ یہ سب جملہ شرطیہ میں استعمال ہوتے ہیں اور شرط اور جواب شرط میں آنے والے دونوں مضارع افعال کو جزم دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم ایک فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف جازمہ میں سے صرف پہلے دو یعنی لَمْ اور لَمَّا کے استعمال اور معنی کی بات کریں گے۔ باقی دو حروف یعنی لام امر اور لائے نہی پر ان شاء اللہ فعل امر اور فعل نہی کے اسباق میں بات ہوگی۔

۳ : ۴۳ کسی فعل مضارع پر جب "لَمْ" داخل ہوتا ہے تو وہ بھی اعرابی اور معنوی دونوں تبدیلیاں لاتا ہے۔ اعرابی تبدیلی یہ آتی ہے کہ مضارع مجزوم ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) والے صیغوں میں علامت سکون (جزم) لگ جاتی ہے۔ اور نون النسوہ کے علاوہ باقی صیغوں میں "نون اعرابی" گر جاتا ہے۔

۴ : ۴۳ حرف ناصب لَنْ کی طرح حرف جازم لَمْ کے بھی الگ کوئی معنی نہیں ہیں مگر جب یہ (لَمْ) مضارع پر داخل ہوتا ہے تو لَنْ ہی کی مانند دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔ اولاً یہ کہ مضارع میں زوردار نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور ثانیاً یہ کہ مضارع کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَمْ یَفْعَلْ (اس نے کیا ہی نہیں)۔ ماضی کے شروع میں "مَا" لگانے سے بھی ماضی منفی ہو جاتا ہے جیسے مَافَعَلَ (اس نے نہیں کیا)۔ مگر "لَمْ" میں زور اور تاکید کے ساتھ نفی کا مفہوم ہوتا ہے۔ جسے ہم اردو میں "ہی" اور "بالکل" کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں یعنی لَمْ یَفْعَلْ کا درست ترجمہ ہوگا "اس نے کیا ہی نہیں" یا "اس نے بالکل نہیں کیا"۔ اب ہم ذیل میں مضارع مرفوع اور مضارع مجزوم کی گردان دے رہے ہیں تاکہ آپ ہر صیغہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو ذہن نشین کر لیں۔

مضارع مرفوع	مضارع مجزوم
یَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	لَمْ یَفْعَلْ (اس ایک مرد نے کیا ہی نہیں)
یَفْعَلَانِ	لَمْ یَفْعَلَا
یَفْعَلُوْنَ	لَمْ یَفْعَلُوْا

تَفْعَلُ (وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
یَفْعَلْنَ	لَمْ یَفْعَلْنَ

تَفْعَلُ (تو ایک مرد کرتا ہے یا کریگا)	لَمْ تَفْعَلْ (تو ایک مرد نے کیا ہی نہیں)
تَفْعَلَانِ	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَمْ تَفْعَلُوْا

مضارع مجزوم	مضارع مرفوع
لَمْ تَفْعَلِیْ (تو ایک عورت نے کیا ہی نہیں)	تَفْعَلِیْنَ (تو ایک عورت کرتی ہے یا کریگی)
لَمْ تَفْعَلَا	تَفْعَلَانِ
لَمْ تَفْعَلْنَ	تَفْعَلْنَ
لَمْ اَفْعَلْ (میں نے کیا ہی نہیں)	اَفْعَلُ (میں کرتا ہوں یا کروں گا)
لَمْ نَفْعَلْ	نَفْعَلُ

۴۳ : ۵ امید ہے کہ مذکورہ بالا گردانوں کے تقابل سے آپ نے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کرلی ہوں گی۔

(۱) جن صیغوں میں مضارع کے لام کلمہ پر ضمہ (پیش) ہے وہاں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے لام کلمہ پر علامت سکون آگئی۔

(۲) جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتے ہیں ان سب میں لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گر گئے۔

(۳) جمع مذکر غائب اور مخاطب کے صیغوں سے جب نون اعرابی گرا تو اس کی آخری واوَ (واوَ الجمع) کے بعد حسب قاعدہ ایک الف کا اضافہ کر دیا گیا جو پڑھا نہیں جاتا۔

(۴) جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دونوں صیغوں میں "نون النسوہ" نے کوئی تبدیلی قبول نہیں کی۔

۴۳ : ۶ دوسرا حرف جازم "لَمَّا" ہے۔ بحیثیتِ جازم اس کا ترجمہ "ابھی تک نہیں...." کرسکتے ہیں۔ (خیال رہے لَمَّا کے کچھ اور معنی بھی ہیں جو ان شاء اللہ ہم آگے چل کر پڑھیں گے)۔ مضارع پر جب لَمَّا داخل ہوتا ہے تو اس میں معنوی تبدیلی یہ لاتا ہے کہ ماضی کے ساتھ "ابھی تک نہیں" کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً

لَمَّا یَفْعَلْ (اس ایک مرد نے ابھی تک نہیں کیا)۔

۷ : ۴۳ دو فعلوں کو جزم دینے والے حروف و اسماء میں سے ہم یہاں صرف اہم ترین حرف "اِنْ" (اگر) شرطیہ کا ذکر کریں گے۔ باقی کے استعمال آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔ تاہم اگر آپ نے اِنْ کا استعمال سمجھ لیا تو باقی حروف و اسماءِ شرط کا استعمال سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہ ہو گا۔

۸ : ۴۳ اِنْ (اگر) بلحاظ عمل جازم مضارع ہے اور بلحاظ معنی حرف شرط ہے۔ جس جملہ میں اِنْ آئے وہ جملہ شرطیہ ہو تا ہے جس کا پہلا حصہ "بیان شرط" یا صرف "شرط" کہلاتا ہے۔ اس کے بعد لازماً ایک اور جملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے "جواب شرط" یا "جزاء" کہتے ہیں۔ مثلاً "اگر تو مجھے مارے گا ـــــ تو میں تجھے ماروں گا"۔ اس میں پہلا حصہ "اگر تو مجھے مارے گا" شرط ہے اور دوسرا حصہ "تو میں تجھے ماروں گا" جواب شرط یا جزاء ہے۔ اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی اِنْ سے بیان کرنی ہو تو شرط والے مضارع سے پہلے اِنْ لگے گا اور مضارع مجزوم ہو گا اور جواب شرط والا فعل مضارع خود بخود مجزوم ہو جائے گا۔ (یہی صورت تمام حروف شرط اور اسماء شرط میں بھی ہوگی) اس قاعدہ کی روشنی میں اب آپ مذکورہ جملہ "اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا" کا عربی میں ترجمہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ یعنی اِنْ تَضْرِبْنِی اَضْرِبْكَ۔

۹ : ۴۳ اِنْ فعل ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے لیکن ـــــ فعل ماضی کے مبنی ہونے کی وجہ سے اس میں کوئی اعرابی تغیر نہیں ہوتا۔ البتہ اِنْ کی وجہ سے معنوی تبدیلی یہ آتی ہے کہ ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ شرط کا تعلق تو مستقبل سے ہی ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْ قَرَأْتَ فَهِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

ذخیرۂ الفاظ

بَذَلَ(ن) = خرچ کرنا	کَسِلَ(س) = سستی کرنا
نَدِمَ(س) = شرمندہ ہونا	نَظَرَ(ن) = دیکھنا
طَلَعَ(ن) = طلوع ہونا	جُهْدٌ = کوشش، محنت

مشق نمبر ۴۲ (الف)

مندرجہ ذیل افعال کی گردان کریں اور ہر صیغہ کے معنی لکھیں۔

(۱) لَمْ يَفْهَمْ (۲) لَمَّا يَكْتُبْ (۳) اِنْ يَضْرِبْ

مشق نمبر ۴۲ (ب)

اردو میں ترجمہ کریں :

(۱) اِنْ لَّمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ۔ (۲) اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ۔

(۳) اِنْ تَذْهَبْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ۔

—— مِنَ الْقُرْاٰنِ ——

(۴) وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔ (۵) فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا۔

(۶) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (۷) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔

عربی میں ترجمہ کریں :

(۱) اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔

(۲) ہم نے قہوہ بالکل نہیں پیا اور ہم اسے ہرگز نہیں پئیں گے۔

(۳) سورج اب تک طلوع نہیں ہوا۔

(۴) کیا ہم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ غفور، رحیم ہے۔